کیا امام حسین رضي الله عنه یزید کی بیعت پر راضی تھے؟

تاریخ طبری اور انساب الأشراف میں ایک "صحیح الاسناد" روایت کا تحقیقی جائزہ

سنابلی ہندی کے دجل کا جواب

فناشدهم الحسين الله والاسلام أن يسيروه إلى أمير المؤمنين فيضع يده في يده

تألیف وتحقیق:

مجاهد إقبال الحسيني

کیا امام حسین رضی اللہ عنہ یزید کی بیعت پر راضی تھے؟

تاریخ طبری اور أنساب الأشراف میں ایک
"صحیح الاسناد" روایت کا تحقیقی جائزہ

سنابلی ہندی کے دجل کا جواب

از: مجاہد اقبال الحسینی

۳۰ محرم الحرام ۱۴۴۸ ھ
16 جولائی 2026ء

یزیدی حضرات اور ان کے ایک نام نہاد "محقق" کفایت اللہ سنابلی ہندی کا یہ دعویٰ ہے کہ تاریخ طبری اور أنساب الأشراف میں ایک "صحیح الاسناد" روایت موجود ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں یہ پیشکش کی کہ مجھے شام جانے دو تاکہ میں "امیر المؤمنین" یزید کے ہاتھ پر بیعت کر لوں، مگر ابن زیاد کے حکم کے بغیر ایسا نہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ امام علیہ السلام نے ان کے سامنے دو مزید شرائط بھی پیش کیں۔ سنابلی نے اسے صحیح ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔

[یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ، ص 349 تا 365]

ان کے بقول، جو کام سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی پوری زندگی میں نہیں کیا، وہ موت کو سامنے دیکھ کر کر گزرے!

تاریخِ طبری میں یہ روایت یوں ہے:

«وحدثنا محمد بن عمار الرازي، قال: حدثنا سعيد بن سليمان، قال: حدثنا عباد بن العوام، قال: حدثنا حصين... قال حصين: فحدثني هلال بن يساف، قال...»

[تاریخ الطبری، جلد 5، ص 391 تا 393]

اور انساب الأشراف میں یوں ہے:

«حدثنا سعيد بن سليمان، ثنا عباد بن العوام، عن حصين... قال حصين: فحدثني هلال بن اساف، قال...»

[أنساب الأشراف للبلاذري، جلد 3، ص 422 تا 425]

یہ روایت "ضعیف" ہونے کی وجہ سے مردود ہے، جس کی بنیادی وجہ اس کی سند میں موجود راوی "حصین بن عبدالرحمن السلمي" کا اختلاط کا شکار ہونا ہے۔

سنابلی نے اس پر جو کچھ کہا، اس کے مختصر جوابات ساتھ ہی قوسین () میں دے دیے گئے ہیں:

"بعض لوگوں نے حصین کے بارے میں یہ کہا ہے کہ وہ اخیر میں مختلط ہو گئے تھے۔ عرض ہے:

اولاً: کچھ اہل علم نے اس اختلاط کی تردید کی ہے۔

(میں (مجاہد) کہتا ہوں: صرف علی بن المدینی نے اس کی تردید کی ہے، اور دوسرے علی بن عاصم ہیں، جو خود ضعیف ہیں۔)

ثانیاً: کچھ اہل علم نے کہا کہ اخیر میں ان کا صرف حافظہ متغیر ہوا تھا، لیکن اس کے باوجود وہ ثقہ ہی تھے۔

(میں (مجاہد) کہتا ہوں: علی بن مدینی نے یہی تو کیا ہے، پھر دو الگ باتیں بنانے کی کیا ضرورت تھی، سنابلی صاحب؟)

ثالثاً: زیرِ تحقیق روایت کو حصین سے عباد بن عوام نے نقل کیا ہے اور حصین سے ان کا سماع قدیم ہے۔

[تفصیل کے لیے دیکھیں: حصين بن عبد الرحمن السلمي ورواياته في الصحيحين لإسماعيل رضوان،ص: ٥-١٠]

(میں (مجاہد) کہتا ہوں: اس رسالے میں عباد کے حصین سے قبل از اختلاط سماع پر کوئی دلیل نہیں دی گئی، اس کا جواب آگے آئے گا)"

[یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ، ص 352]

غور کیجیے کہ سنابلی یزیدی نے کس طرح علی بن المدینی رحمہ اللہ کی ایک ہی بات کو دو الگ نکات میں تقسیم کر دیا، حالانکہ اصل میں یہ صرف ایک ہی نکتہ تھا۔ پھر "کچھ اہل علم" کہہ کر بڑی آسانی سے نکل گئے اور کسی ایک عالم کا نام تک بتانے کی زحمت

نہیں کی۔ ہماری تحقیق کے مطابق اس اختلاط کی تردید صرف علی بن المدینی رحمہ اللہ ہی سے ثابت ہے۔ باقی اس پر تفصیلی گفتگو آگے آرہی ہے۔

حصین کا اختلاط:

حصین ثقہ وثبت ہیں مگر اسی کے ساتھ ایک اور حقیقت بھی جڑی ہے اور جس پر جمہور اہل علم کا قول ہے وہ یہ ہے کہ امام حصین بن عبدالرحمن السلمي آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے جس وجہ سے ان کا حافظہ بگڑ گیا تھا تھا۔

اس بارے میں چند نمایاں محدثین کے اقوال درجِ ذیل ہیں:

- حجۃ الاسلام ثقہ متقن امام یزید بن ھارون (206ھ):

امام عقیلی اپنی کتاب 'الضعفاء' میں حصین کے ترجمہ میں لکھتے ہیں: «حدثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل، قال: حدثني أبي، قال: سمعت يزيد بن هارون، قال: طلبت الحديث وحصين حي، كان يقرأ عليه، وكان نسي» یزید بن ہارون کہتے تھے: میں نے حدیث کا حصول تب شروع کیا جب حصین زندہ تھے، ان پر قراءت کی جاتی تھی اور وہ (اختلاط کے سبب) نسیان کا شکار ہو چکے تھے۔ «حدثنا محمد، قال: حدثنا الحسن... قال الحسن: سمعت يزيد بن هارون يقول: اختلط» حسن الحلوانی نے کہا میں نے ابو خالد السلمي یزید بن ہارون کو سنا: وہ (حصین) اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔

[کتاب الضعفاء للعقیلی، ج 1، ص 326، وسندھما صحیحان]

- امام یحییٰ بن معین (م: 233ھ):

ابن طہمان نے کہا میں نے یحیی بن معین سے پوچھا «عطاء بن السائب، وحصين، اختلطا؟ قال: نعم. قلت: من أصحهم سماعا؟ قال: سفيان أصحهم، يعني الثوري، وهشيم في حصين.» عطاء بن سائب اور حصین دونوں کو اختلاط واقع ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پوچھا: ان دونوں سے سب سے صحیح سماع کس کا ہے؟ فرمایا: سفیان کا سماع سب سے صحیح ہے، یعنی سفیان ثوری کا، اور حصین کے معاملے میں ہشیم کا سماع۔

یحیی بن معین نے مزید فرمایا: «حصين، وعطاء، أنكرا جميعا بآخرة.» حصین اور عطاء، دونوں کی آخری عمر میں روایات میں نکارت واقع ہوئی۔

[من كلام أبي زكرياء يحيى بن معين في الرجال رواية أبي خالد الدقاق يزيد بن الهيثم بن طهمان، ص 67، رقم 195؛ ص 93، رقم 329]

- امام نسائی (م: 303ھ):

«وقد كان حصين بن عبد الرحمن اختلط في آخر عمره» اور بلا شبہ حصین بن عبدالرحمن اپنی عمر کے آخری حصے میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔

[السنن الكبرى، ج 9، ص 46، رقم 9588]

- امام ابو حاتم الرازی (م: 327ھ):

«ثقة في الحديث وفي آخر عمره ساء حفظه، صدوق» وہ حدیث میں ثقہ ہیں، لیکن ان کی آخری عمر میں ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا، وہ صدوق ہیں۔

[الجرح والتعديل: ج 3، ص 193، وسنده صحيح]

- علامہ ابن الصلاح (م: 643ھ):

«حصين بن عبد الرحمن الكوفي ممن اختلط وتغير، ذكره النسائي وغيره والله أعلم»
حصین بن عبدالرحمن السلمي الکوفی ان لوگوں میں سے ہیں جو اختلاط کا شکار ہوئے اور ان کا حافظہ بدل گیا، اس کا ذکر نسائی اور دیگر علماء نے کیا ہے۔

[التنقيد والإيضاح للعراقي ومعه مقدمة ابن الصلاح، ص 824]

- حافظ زین الدین العراقي (806ھ):

«لم يذكر المصنف في ترجمة حصين هذا من عرف أنه سمع منه في الصحة أو من عرف أنه سمع منه في الاختلاط، كما فعل في أكثر من ذكره ممن اختلط، وقد سمع منه قديما قبل أن يتغير سليمان التيمي، وسليمان الأعمش، وشعبة، وسفيان، والله تعالى أعلم» مصنف (ابن الصلاح) نے حصین کے ترجمے میں یہ بیان نہیں کیا کہ کن راویوں کا ان سے سماع ان کی صحتِ حافظہ کے زمانے میں ہوا تھا اور کن کا اختلاط کے بعد، جیسا کہ انہوں نے اکثر ان راویوں کے بارے میں کیا ہے جو مختلط ہوئے تھے۔ حالانکہ حصین سے ان کے حافظہ بگڑنے سے پہلے سلیمان التیمی، سلیمان الأعمش، شعبہ اور سفیان نے سماع کیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
[التنقيد والإيضاح للعراقي ومعه مقدمة ابن الصلاح، ص 826]

- حافظ ابن حجر عسقلانی (م: 852ھ):

«ثقة تغير حفظه في الآخر» وہ ثقہ ہیں، لیکن آخر میں ان کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔

[تقريب التهذيب، رقم 1369]

ان سب کے برخلاف علی بن المدینی رحمہ اللہ نے اس کی تردید کی ہے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے حصین کو صرف معمولی سوء حفظ میں مبتلا دیکھا ہو، جو ان کے مکمل طور پر مختلط ہونے سے پہلے پیش آیا ہو۔

چنانچہ حسن الحلوانی نے کہا: «قلت لعلي: حصين؟ قال: حصين حديثه واحد، وهو صحيح. قلت: فاختلط؟ قال: لا، ساء حفظه، وهو على ذاك ثقة» میں نے علی بن المدینی سے کہا: حصین کے بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا: حصین کی حدیث ایک ہی (حال پر) ہے اور وہ صحیح ہے۔ میں نے کہا: کیا وہ مختلط ہو گئے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا، اور اس کے باوجود وہ ثقہ تھے۔
پھر حسن الحلوانی نے کہا: «سمعت يزيد بن هارون يقول: اختلط» میں نے یزید بن ہارون کو کہتے ہوئے سنا: وہ مختلط ہو گئے تھے۔

[كتاب الضعفاء للعقيلي، ج 1، ص 326، وسنده صحيح]

اب محمد ارشد کمال حفظہ اللہ تعالیٰ کا کلام ملاحظہ فرمائیے، جن کے "نور الحدیث" میں شائع کردہ کلام نے اس مسئلے پر تحقیق کے دوران میری نہایت مدد کی:

"معلوم ہوا کہ حصین بن عبد الرحمن آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔ ہاں، امام علی بن المدینی نے ان کے اختلاط کا انکار کیا ہے۔ (دیکھیے: الضعفاء للعقيلي: ٣٨٦ (ج 1، ص 326، رقم 386)) لیکن امام علی بن المدینی کی یہ رائے جمہور محدثین کے خلاف ہونے (میں (مجاہد) کہتا ہوں: علی بن المدینی کے کلام کے مردود ہونے کی دوسری وجہ ثقہ متقن امام یزید بن ہارون کی گواہی ہے، جنہوں نے کہا کہ جب انہوں نے علمِ حدیث حاصل کرنا شروع کیا تو اس وقت حصین زندہ تھے اور ان کی حالت مختلط تھی، ممکن ہے علی بن المدینی کو حصین کے اختلاط کا معلوم نہ ہو۔ والله أعلم.) کی وجہ سے لائقِ التفات نہیں۔ راجح یہی ہے کہ حصین بن عبد الرحمن مختلط ہیں۔

مختلط راوی کی روایت کا حکم:

مختلط راوی سے جس نے اختلاط سے پہلے سماع کیا ہو، اس کی روایت مقبول ہے، اور جس نے اختلاط کے بعد سماع کیا ہو، یا یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے اختلاط سے پہلے سماع کیا تھا یا بعد میں، تو اس کی روایت مقبول نہیں ہوتی۔ چنانچہ ابن الصلاح فرماتے ہیں: «والحكم فيهم أنه يُقبل حديث من أخذ عنهم قبل الاختلاط، ولا يقبل حديث من أخذ عنه بعد الاختلاط، أو أشكل أمره فلم يُدر هل أخذ عنه قبل الاختلاط أو بعده.» اور ان (مختلط راویوں) کے متعلق حکم یہ ہے کہ اس کی حدیث قبول کی جائے گی جس نے ان سے قبل از اختلاط اخذ کی ہو، اور اس کی حدیث قبول نہیں کی جائے گی جس نے ان سے بعد از اختلاط اخذ کی ہو، یا اس کا معاملہ مشتبہ ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے قبل از اختلاط روایت لی ہے یا بعد از اختلاط لی ہے۔ (مقدمة ابن الصلاح، ص ٣٦٦، نوع ٦٢)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: «والحكم فيه أن ما حدث به قبل الاختلاط إذا تميز قبل، وإذا لم يتميز توقف فيه، وكذا ما أشبه الأمر فيه، وإنما يعرف باعتبار الآخذين عنه.» مختلط راوی کی روایت کا حکم یہ ہے کہ جو اس نے اختلاط سے پہلے بیان کی ہو، اگر اس کی تمییز ہو سکے تو وہ قبول کی جائے گی، اور اگر تمییز نہ ہو سکے تو اس میں توقف کیا جائے گا، اور اسی طرح وہ روایت بھی جس میں اختلاط کا شبہ ہو۔ یہ بات اس سے روایت لینے والے شاگردوں کے اعتبار سے معلوم کی جاتی ہے۔ (نزهة النظر، ص: ١١٩)

مختلط راویوں کی صحیحین میں بطور حجت روایات کا مطلب یہ ہے کہ وہ اختلاط سے پہلے کی ہیں۔ (دیکھئے : مقدمة ابن الصلاح ، ص : ٣٦٨ ، فصل : ٦٢) یہ قول دوسرے قرائن کی روشنی میں بالکل صحیح ہے۔

صحیح البخاری اور صحیح مسلم میں حصین بن عبد الرحمن کے جن شاگردوں سے بطور حجت روایات لی گئی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

- ابو عبد الصمد عبد العزیز بن عبد الصمد (صحيح البخاري : ١٢٠٢ (رقم 1202))
- جریر بن عبد الحمید (ایضاً : ١٣٩٢ (في الأصل "١٣٩٩" وهو خطأ، والصواب، صحيح البخاري، رقم 1392))
- ہشیم بن بشیر (صحيح البخاري : ١٩١٦ (رقم 1916))
- سفیان الثوری (صحيح البخاري : ٢٩٩٣ (رقم 2993))
- حصین بن نمیر (صحيح البخاري : ٥٧٥٢ (رقم 5752))
- عبد اللہ بن ادریس الاودی (صحيح البخاري : ٦٢٥٩ (رقم 6259))
- شعبہ بن الحجاج (صحيح البخاري : ٦٤٧٢ (رقم 6472))
- ابو عوانہ (صحيح البخاري : ١٠٨٠ (رقم 1080))
- محمد بن فضیل (صحيح البخاري : ٥٩٥ (رقم 595))
- خالد بن عبد اللہ الواسطی (صحيح البخاري : ٣١١٩(رقم 3119))
- زائدہ بن قدامہ (صحيح البخاري : ٩٣٦(رقم 936))
- سلیمان بن کثیر العبدی (صحيح البخاري : ٤٧٩١(رقم 4791))

- عبد العزیز بن مسلم (صحيح البخاري : ٣٥٧٦ (رقم 3576))
- ابو بکر بن عیاش (ایضاً: ٤٨٨٨ (صحيح البخاري، رقم 4888)
- ابو الاحوص سلام بن سلیم (صحيح مسلم : ١٢٨٣ (رقم 1283/ 3091))

معلوم ہوا کہ حصین بن عبد الرحمن کے ان شاگردوں کی روایتیں اختلاط سے پہلے کی ہیں۔

اسی طرح سلیمان التیمی اور سلیمان الاعمش کی روایات بھی قبل از اختلاط کی ہیں۔
(الكواكب النيرات لابن الكيال ، ص : ١٣٦ - معجم المختلطين لمحمد بن طلعت ، ص : ٧٤)

عباد بن العوام کی حصین بن عبد الرحمن سے روایت:

بعض اہل علم کا خیال ہے کہ حسین بن عبد الرحمن کے شاگرد عباد بن العوام کی روایت بھی ان سے قبل از اختلاط کی ہے۔ کیونکہ صحیح مسلم میں عباد کی حصین سے روایت موجود ہے، دیکھیں: صحيح مسلم ، كتاب الهبات، باب كراهة تفضيل بعض الأولاد في الهبة ، ح : ١٦٢٣ (رقم 1623/ 4181)-

لیکن اس روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عباد کا حصین سے سماع قبل از اختلاط ہے،

اس کی دو وجوہات ہیں:
(۱) امام مسلم نے عباد عن حصین والی روایت بطور حجت بیان نہیں کی۔
(۲) انھوں نے جہاں عباد عن حصین والی روایت بیان کی وہیں اس کی تائید کے لیے ایک دوسری سند بھی پیش کی ہے۔ چنانچہ امام مسلم فرماتے ہیں:

حدثنا أبوبكر بن أبي شيبة ، حدثنا عباد بن العوام، عن حصين ، عن الشعبي ، قال : سمعت النعمان بن بشير ، ح :

وحدثنا يحيى بن يحيى ، واللفظ له - أخبرنا أبو الأحوص ، عن حصين ، عن الشعبي، عن النعمان بن بشير قال... (صحيح مسلم : ١٦٢٣/١٣ (رقم 1623/ 4181))

غور کریں کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے عبادبن العوام عن حصین والی سند سے جو روایت نقل کی ہے وہ انہیں الفاظ کے ساتھ حصین کے دوسرے شاگرد ابو الاحوص سے بھی نقل کی ہے اور اسے عبادبن العوام والی روایت کی تائید میں پیش کیا ہے، یعنی ابو الاحوص نے عباد کی متابعت کر رکھی ہے جبکہ ابو الاحوص کا حصین سے سماع قبل از اختلاط ہے۔

(میں (مجاہد) کہتا ہوں: امام مسلم رحمہ اللہ متابعات اور شواہد میں بعض اوقات ایسی اسانید بھی ذکر کرتے ہیں جو ان کی اصلِ صحت کی شرط پر پوری نہیں اترتیں۔

علامہ نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

«ويأتى بأحاديث الطبقتين فيبدأ بالاولى ثم يأتى بالثانية على طريق الاستشهاد والاتباع»

امام مسلم رحمہ اللہ دونوں طبقوں کے راویوں سے احادیث لاتے ہیں۔ پہلے طبقۂ اولیٰ کے راویوں سے روایت کرتے ہیں، پھر دوسرے طبقے کے راویوں کو استشہاد اور متابعت کے طور پر ذکر کرتے ہیں۔

[كتاب شرح النووي على مسلم، ج 1، ص 23]

اسی بحث کے کچھ ہی بعد علامہ نووی رحمہ اللہ صحیح مسلم میں موجود متکلم فیہ راویوں کے متعلق ہونے والے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں: «أن يكون ذلك واقعا في المتابعات والشواهد لافي الأصول وذلك بأن يذكر الحديث أولا باسناد نظيف رجاله ثقات ويجعله أصلا ثم يتبعه باسناد آخر أو

أسانيد فيها بعض الضعفاء على وجه التأكيد بالمتابعة» ایسے متکلم فیہ راویوں کا ذکر متابعات اور شواہد میں ہوتا ہے، اصول میں نہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ پہلے حدیث کو ایک صاف ستھری سند سے، جس کے تمام راوی ثقہ ہوں، بیان کرتے ہیں اور اسے اصل قرار دیتے ہیں۔ پھر اس کے بعد بطورِ تاکید و تائید ایسی دوسری سند یا اسانید ذکر کرتے ہیں جن میں بعض ضعیف راوی بھی ہوتے ہیں۔

[كتاب شرح النووي على مسلم، ج 1، ص 25]

پس امام نووی رحمہ اللہ کی اس صریح وضاحت سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ متابعات میں ایسی سند بھی ذکر کرتے ہیں جو ان کی اصل شرطِ صحت پر پوری نہیں اترتی۔

لہذا «عباد بن العوام عن حصين» کی سند کو امام مسلم کی اصل شرط پر صحیح قرار دینا درست نہیں، کیونکہ اس سند میں ایک واضح علت موجود ہے: عباد بن العوام کا حصین سے سماع اس زمانے کا ہے جب حصین کا حافظہ خراب ہو چکا تھا۔ خود امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی اس طریق کو متابعات اور شواہد کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔ اس کے باوجود سنابلی ہندی اور یزیدی حضرات کا اس سند کو امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح قرار دینا ان کا دجل اور کذب بیانی ہے۔

اس سے بھی زیادہ مزے کی بات یہ ہے کہ سنابلی ہندی خود اس اصول کو تسلیم نہیں کرتے کہ صحیحین میں مختلط راویوں کی وہ روایات بھی موجود ہیں جو ان کے ایسے شاگردوں سے مروی ہیں جنہوں نے ان سے اختلاط کے بعد روایت کی ہو۔ سنابلی ہندی کے اپنے اصول کے مطابق جب تک صراحت کے ساتھ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ مختلط راوی کے شاگرد نے اپنے شیخ سے اختلاط سے پہلے سماع کیا تھا، اس کی روایت ضعیف ہی رہے گی، خواہ صحیحین کے مصنفین نے اس شاگرد سے احتجاج ہی کیوں نہ کیا ہو۔

چنانچہ جب حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے ابن الصلاح رحمہ اللہ کی عبارت پیش کی تو سنابلی ہندی نے اعتراض کرتے ہوئے کہا:

"عرض ہے کہ زبیر علی زئی صاحب نے یہاں پر امام ابن صلاح کی "اندھی تقلید" کی ہے، کیوں کہ ابن صلاح رحمہ اللہ نے محض حسن ظن کی بنیاد پر ایسا کہا ہے، جیسا کہ بعض اہل علم نے صراحت کی ہے۔ تحقیق کی روشنی میں حقیقت یہ سامنے آتی ہے کہ صحیح بخاری میں مختلطین کی وہ روایات بھی ہیں، جنھیں ان کے شاگردوں نے اختلاط کے بعد بیان کیا ہے"

[یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ، ص 243]

پھر مختلف اہل علم کے اقوال نقل کرنے کے بعد سنابلی ہندی نے مزید لکھا:

"معلوم ہوا کہ امام ابن صلاح رحمہ اللہ کا بیان ثابت شدہ حقائق کے خلاف ہے، اس لیے اس سے حجت پکڑنا جانتے بوجھتے ہوئے بھی بے دلیل بات کی پیروی کرنا ہے اور اسی چیز کا نام "اندھی تقلید" ہے۔ ہمارے نزدیک اس سلسلے میں راجح بات یہی ہے کہ صحیحین کے مصنفین مختلط کی اختلاط سے پہلے بیان کردہ احادیث کے ساتھ ساتھ اختلاط کے بعد بیان کردہ احادیث بھی درج کرتے ہیں، لیکن اس دوسری صورت میں ثابت احادیث کا انتخاب کرکے ہی درج کرتے ہیں اور عبدالوہاب پر کی گئی جرح اختلاط سے متعلق عرض ہے کہ چونکہ اہل فن نے اختلاط کی جرح کے ساتھ ساتھ یہ بھی صراحت کردی ہے کہ یہ معاملہ ان کی زندگی کے آخری ایام کا تھا۔"

[یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ، ص 245]

اب ذرا سنابلی ہندی کے اسی اصول کو «عباد بن العوام عن حصین» کی روایت پر لاگو کرکے دیکھیے۔

اگر بالفرض امام مسلم رحمہ اللہ نے «عباد بن العوام عن حصين» کی روایت کو صحیح مسلم میں بطورِ احتجاج بھی ذکر کیا ہوتا، تب بھی سنابلی ہندی کے اپنے اصول کے مطابق جب تک صراحت کے ساتھ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ عباد بن العوام نے حصین سے اختلاط سے پہلے سماع کیا تھا، اس روایت کو صحیح قرار نہیں دیا جا سکتا۔

لہذا یہاں سوال یہ ہے کہ سنابلی ہندی نے عباد بن العوام کے حصین سے قدیم سماع کے ثبوت میں کیا دلیل پیش کی؟

جب سنابلی ہندی کو کسی معتبر عالم کا کوئی واضح قول نہیں ملا تو ایک غیر معروف شخص کی مذموم کتاب «حصين بن عبد الرحمن السلمي ورواياته في الصحيحين» کا حوالہ دے دیا۔

سنابلی ہندی نے اپنے اس دعوے کے ثبوت میں نہ کوئی عربی عبارت پیش کی، اور نہ ہی کوئی مستقل دلیل! بس کتاب کا نام لکھ کر دعویٰ کر دیا اور حصین کے اختلاط سے متعلق پوری بحث کو نظر انداز کرتے ہوئے چلتے بنے! زیادہ سے زیادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مضمون کے مصنف نے ان راویوں کے نام ذکر کیے ہیں جنہوں نے، اس کے بقول، حصین سے اختلاط سے قبل روایت کی، اور اسی فہرست میں عباد بن العوام کو بھی شامل کر دیا۔ لیکن عباد بن العوام کے بارے میں یہ دعویٰ کہ ان کا حصین سے سماع اختلاط سے پہلے کا ہے، اس پر کوئی مستقل اور واضح دلیل پیش نہیں کی گئی۔

گویا جس اصول کے ذریعے سنابلی ہندی نے حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ پر "اندھی تقلید" کا الزام عائد کیا، وہی اصول خود ان کے پیش کردہ دعوے کے خلاف کھڑا ہے۔ سنابلی ہندی کے اپنے اصول کے مطابق جب تک عباد بن العوام کے حصین سے قبل از اختلاط سماع کی صریح دلیل پیش نہ کی جائے، «عباد بن العوام عن حصين» کی یہ سند صحیح قرار نہیں دی جا سکتی۔)

بعض اہل علم کو امام عجلی (م: ۲٦١ ھ) کی ایک عبارت سے غلطی لگی جس کی بنا پر وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ عباد عن حصین قبل از اختلاط ہے۔ پہلے وہ عبارت ملاحظہ کیجئے:

امام عجلی فرماتے ہیں:«حصين بن عبد الرحمن السلمي، كوفي ثقة ثبت في المدينة، والواسطيون أروى الناس عنه لأنه سكن المبارك بآخرة فسمع منه الواسطيون بالمبارك وأرواهم عنه: عباد بن العوام، وكان شيخا قديما، ويقال: إنه أسن من منصور بن المعتمر السلمي»

حصین بن عبد الرحمن السلمی کوفی ہیں، حدیث میں ثقہ ثبت ہیں۔ واسطیوں نے ان سے سب سے زیادہ روایات بیان کی ہیں کیونکہ انھوں (حصین) نے آخری عمر میں مبارک نامی بستی میں رہائش اختیار کر لی تھی تو واسطیوں نے مبارک میں ان سے سماع کیا اور ان (واسطیوں) میں ان سب سے زیادہ روایات عباد بن العوام نے بیان کی ہیں۔ اور وہ شیخ قدیم (پرانے بزرگ) تھے۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ منصور بن معتمر السلمی سے بڑی عمر کے تھے۔

(تاریخ الثقات (بتحقیق قلعجی): ۲۹۸ (ص 122، رقم 298))

یہاں امام عجلی کے قول: وكان شيخا قديما (اور وہ پرانے بزرگ تھے) ۔ سے بعض اہل علم کو یہ غلطی لگی اور وہ سمجھ بیٹھے کہ یہ عباد بن عوام کو کہا گیا ہے، لہذا ان کا حصین سے سماع قبل از اختلاط ہے۔

حالانکہ یہاں امام عجلی نے عباد بن عوام کو نہیں، بلکہ حصین بن عبد الرحمن کو شیخ قدیم کہا ہے کہ جب وہ مبارک نامی بستی میں تشریف لائے تو بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ ذرا غور کریں! حصین اپنی عمر کے آخری حصے میں مبارک تشریف لے گئے تھے۔ جمہور اہل علم کے بقول ١٣٦ھ (136) میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ ١٣٦ ھ (136) سے کچھ عرصہ قبل مبارک آئے تھے جبکہ عباد بن عوام ١٨٥ ھ (185) کے بعد فوت ہوئے ہیں۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: «من الثامنة، مات سنة خمس وثمانين ومائة أو بعدها، وله نحو من سبعين» وہ (عباد)

آٹھویں طبقہ کے ہیں، ۱۸۵ھ (185) یا اس کے بعد فوت ہوئے، اس وقت ان کی عمر ستر سال کے قریب تھی۔ (التقريب: ٣١٣٨ (رقم 3138)) اور تہذیب میں فرماتے ہیں: «وقال القراب: ولد سنة: ١١٨ ھ» اور قراب نے کہا کہ وہ ۱۱۸ھ (118) میں پیدا ہوئے۔ (تهذيب التهذيب (مؤسسة الرسالة): ٢ (ج 2)/ ٢٨٠ (ص 280))

اس ساری تحقیق سے پتا چلا ہے کہ حصین کی وفات کے وقت عباد کی عمر کوئی بیس سال کے قریب تھی۔ تو بیس سال کا نوجوان شیخ قدیم کیسے بن سکتا ہے؟ ثابت ہوا کہ شیخ قدیم سے امام عجلی (غلطی سے "عقیلی" لکھا ہوا ہے اصل کلام میں) کی مراد حصین ہیں نہ کہ عباد۔

امام عجلی (غلطی سے "عقیلی" لکھا ہوا ہے اصل کلام میں) کی اس عبارت سے تو اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ عباد کا حصین سے سماع بعد از اختلاط ہے۔ کیونکہ حصین آخری عمر میں مبارک آئے اور آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوئے۔

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ امام یزید بن ھارون فرماتے ہیں: «طلبت الحديث وحصين حي، كان بالمبارك ويقرأ عليه وكان قد نسي» میں نے علمِ حدیث کا حصول شروع کیا، اس وقت مبارک میں حصین بقیدِ حیات تھے، ان پر قراءت کی جاتی تھی، اور وہ نسیان کا شکار ہو چکے تھے۔
(تاريخ الكبير للبخاري : ٣(ج 3) / ٨ (ص 8، وسنده صحيح)، الضعفاء للعقيلي : ٣٨٦)

اگر کوئی اسی بات پر اصرار کرے کہ عباد نے حصین کے مبارک آنے سے قبل بھی سنا ہے تو عرض یہ ہے کہ مبارک آنے کے بعد بھی سنا ہے بلکہ بقول امام عجلی (غلطی سے "عقیلی" لکھا ہوا ہے اصل کلام میں) کہ مبارک میں واسطیوں میں سب سے زیادہ سماع عباد ہی کا ہے۔ لہذا اگر عباد کا سماع حصین کے اختلاط سے پہلے بھی ہو تو بعد

میں بھی ہے، لہذا ایسا راوی جس نے قبل از اختلاط اور بعد از اختلاط یعنی دونوں حالتوں میں سنا ہو اس کی روایت بھی ضعیف ہی قرار پاتی ہے جب تک کہ کسی خاص روایت کا اختلاط سے پہلے سننا ثابت نہ ہو جائے۔"

شیخ محمد ارشد کمال حفظہ اللہ کا کلام ختم ہوا۔ [مجلہ نور الحدیث، شمارہ نمبر 26، ص 49 تا 56]

ایک اشکال کا ازالہ (امام نسائی کا کلام):

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«حديث شعبہ و عبد العزيز بن مسلم و عباد بن العوام اولی عندنا بالصواب من حديث خالد، وبالله التوفيق، وقد كان حصين بن عبد الرحمن اختلط في آخر عمره» ہمارے نزدیک شعبہ، عبد العزیز بن مسلم اور عباد بن العوام والی روایت، خالد کی روایت کے مقابلے میں زیادہ درست ہے، اور توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ نیز حصین بن عبد الرحمن اپنی عمر کے آخری حصے میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔

[السنن الکبری، ج 9، ص 46، رقم 9588]

امام نسائی رحمہ اللہ نے ایک حدیث کو حصین بن عبد الرحمن کے متعدد شاگردوں سے روایت کیا ہے۔ ان میں شعبہ، عبد العزیز بن مسلم اور عباد بن العوام کی روایات کے الفاظ ایک دوسرے کے موافق ہیں، جبکہ خالد کی روایت ان کے خلاف ہے۔ اسی بنا پر امام نسائی نے فرمایا کہ شعبہ، محمد بن فضیل، عبد العزیز بن مسلم اور عباد بن العوام کی روایت ہمارے نزدیک زیادہ درست ہے۔

اس عبارت میں کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ عباد بن العوام کی روایت صرف اس لیے راجح ہے کہ اس نے حصین سے اختلاط سے پہلے سماع کیا تھا۔ بلکہ راجح قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ عباد کی روایت، شعبہ اور عبد العزیز بن مسلم جیسے ثقہ شاگردوں کی روایت کے موافق ہے، اور ان دونوں کا سماع حصین سے قبل از اختلاط ثابت ہے۔

لہذا امام نسائی کا مقصود یہ ہے کہ خالد کی منفرد مخالفت کے مقابلے میں ان تینوں راویوں کی متفقہ روایت زیادہ محفوظ اور زیادہ درست ہے۔ امام نسائی کے کلام سے یہ استدلال کرنا کہ عباد بن العوام کا سماع بھی لازماً قبل از اختلاط تھا، درست نہیں۔ عباد کی روایت کی صحت کی اصل وجہ اس کا قبل از اختلاط شاگردوں، یعنی شعبہ اور عبد العزیز بن مسلم، کی روایت کے موافق ہونا ہے، نہ کہ اس کا اپنا قبل از اختلاط سماع ثابت ہونا۔

خلاصہ کلام :

اس ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ

- یہ روایت «ضعیف» ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔
- حصین بن عبد الرحمن السلمی ثقہ ہیں، مگر آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔
- عباد بن عوام کا حصین سے قبل از اختلاط سماع ثابت نہیں ہے، بلکہ قرائن یہی بتاتے ہیں کہ ان کا سماع بعد از اختلاط ہے، جیسا کہ امام عجلی کے قول اور یزید بن ہارون کی عبارت کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔
- سنابلی ہندی کا حساب: دوسروں کو نصیحت، خود میاں فصیحت! خود ایک "مجہول لیے" کی "اند ھی تقلید" کر بیٹھے اور حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ پر "اند ھی تقلید" کا طعن کرتے رہے۔
- سیدنا وسَیِّدُ شبابِ أهل الجنۃ، امام حسین علیہ السلام کے بارے میں یہ دعویٰ کرنا کہ انہوں نے یزید کو "امیر المؤمنین" کہہ کر بیعت پر رضامندی ظاہر کی، سنابلی ہندی کا امام علیہ السلام پر کھلا جھوٹ ہے۔

وما علینا إلا البلاغ المبین